جلد ۲۸ | ۲۷ محرم ۱۳۵۹ھ | ۷ امان ۱۳۱۹ ہش | ۷ مارچ ۱۹۴۰ء | نمبر ۵۳

مذاہب میں اختلاف کیوں پایا جاتا ہے

ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کے پرنسپل صاحب نے "مذہب کی کسوٹی" کے موضوع پر حال میں ایک تقریر کی ہے جس کا خلاصہ اخبار "پرتاپ" (۲۷ فروری) نے شائع کیا ہے۔ اس میں پرنسپل صاحب نے یہ تو درست فرمایا ہے۔ کہ "جہاں تک بھوک پیاس کو شانے۔ اور اپنی زندگی کی حفاظت کرنے کا تعلق ہے۔ پرش اور پشو (انسان اور حیوان) میں کوئی فرق نہیں۔ ایک دھرم ہی ہے۔ جو پرش اور پشو میں بھید پیدا کرتا ہے پرش میں دھرم ہوتا ہے۔ اور پشو میں نہیں۔ پرش اپنے جیون میں اُنتی کرتا ہے۔ اور اُنتی کرتا ہے دھرم کے ذریعہ" لیکن اس کے بعد یہ بتاتے ہوئے کہ مختلف مذاہب میں اختلاف کیوں پایا جاتا ہے انہوں نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ جبکہ اختلاف کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ:۔

"ان دھرموں کے بانیوں میں ایک کمزوری ہے۔ اور وُہ یہ کہ۔ انہوں نے سکھایا ہے۔ کہ ان پر شردھا کرنے سے ہی ان کی مکتی ہوگی۔ ان دھرموں کے بانیوں کی یہ کمزوری ہی تفرقہ کا موجب ہے۔"

معلوم نہیں۔ پرنسپل صاحب نے یہ نتیجہ کس بنا پر نکالا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنے اپنے زمانہ میں ہر سچا مذہب خدا تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ ہی قائم کیا۔ اور ان بندوں کو بطور نمونہ اور مثال پیش کر کے ان کی پیروی کرنے کا لوگوں کو ارشاد فرمایا۔ اسلام جو تمام مذاہب کے مقابلہ میں کامل۔ اور خدا تعالےٰ تک پہونچنے کا واحد راستہ ہے۔ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے نازل کیا اور ارشاد فرمایا۔ کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ اے لوگو! تمہارے لئے یہ رسُول بہترین نمونہ ہے۔ جس طرح یہ میرے احکام (مذہب) کے مطابق چلتا ہے۔ تم بھی اسی طرح چلنے کی کوشش کرو کہ یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہر بات میں دوسروں کی تقلید کی جاتی ہے۔ اور ہر معاملہ میں دوسروں کو راہ نما بنایا جاتا ہے۔ پھر کیا مذہب ہی ایسی ادنےٰ چیز ہے۔ کہ اس کے لئے کسی راہ نما کی ضرورت نہیں۔ دراصل مذہب سب سے اہم۔ اور ضروری چیز ہے۔ اور اس کے متعلق راہ نمائی کرنے والا سب سے زیادہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اس کے احکام کی پُوری پُوری پابندی کی جائے اگر تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے پیشواؤں کی تعلیم پر عامل رہتے۔ تو دُنیا میں بہت کم مذہبی اختلاف نظر آتا۔ کیونکہ اصُولی طور پر سب کی تعلیم صرف ایک ہی رنگ رکھتی ہے۔ بلکہ وُہ اپنے پیرووں کو بعد میں آنے والے پیشوا کو قبول کرنے کی تلقین بھی کرتے رہے ہیں مگر افسوس! کہ لوگوں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور اختلاف در اختلاف پیدا کرتے چلے گئے۔ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخْتَلَفُوْا کہ سب لوگ ایک ہی اُمّت تھے۔ مگر پھر انہوں نے اختلاف کرنا شروع کیا۔ اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ پس مختلف مذاہب کے لوگوں میں اختلاف پیشوایانِ مذاہب پر شردھا کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ان سے روگردانی کی وجہ سے ہے۔ اور لوگوں کا خود پیدا کیا ہُوا ہے:۔

موجودہ زمانہ میں ہی دیکھ لو۔ تمام مذاہب کے پیشواؤں نے آخری زمانہ میں ایک موعُود کے آنے کی پیشگوئی کر رکھی ہے۔ اس کے آنے کی علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔ اور ہر مذہب وملت کے لوگ بڑی بے تابی سے موعود کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں لیکن باوجُود اس کے اس مامُور کو قبول نہیں کرتے جس نے موعودِ کُل ادیان ہونے کا نہ صرف دعوےٰ کیا۔ بلکہ آسمانی اور زمینی نشانات سے اس کو سچا ثابت کر دیا ہے۔ اگر تمام مذاہب والے اپنے اپنے پیشواؤں کے حکم کی تعمیل کرتے ہُوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبُول کر لیں۔ تو آج تمام تفرقے مٹ سکتے ہیں۔ پس تفرقہ کا موجب لوگوں کی اپنی بے راہ روی ہے چونکہ انہیں اپنے اپنے مذہب کے پیشواؤں پر حقیقی شردھا نہیں رہی۔ اور ان کی اصل تعلیمات کو چھوڑ چکے ہیں اس لئے اختلافات کی دلدل میں پھنسے ہُوئے ہیں:۔

پرنسپل صاحب نے دعوےٰ کیا ہے کہ ان کے دھرم میں یہ کمزوری نہیں۔ یعنی وہ اپنے مذہبی پیشواؤں پر شردھا نہیں رکھتے اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار پھر کیا جائے گا:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش۔ ناصر آباد سندھ سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ نقرس کا درد گو ابھی ہے مگر نسبتاً بہت کم۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے۔

مولوی محمد سلیم صاحب دیپالپور ضلع منٹگمری سے واپس آگئے؛

بعض اعتراضات کے جواب میں احمدی مقررین کی تقریریں

ایک ہندو کی درشت کلامی کے خلاف قرارداد

قادیان ۱ امان۔ یوم تبلیغ کی تقریب پر جو تبلیغی اشتہارات صیغہ نشر و اشاعت نے شائع کئے۔ ان میں سے بعض پر چند مقامی ہندوؤں نے ایک جلسہ کر کے اعتراضات کئے۔ جن کے جواب اور ایک ہندو کی اشتعال انگیزی کے خلاف اظہار رنج والم کے لئے کل بعد نماز عشاء بصدارت جناب مولوی عبد الغنی خانصاحب لوکل انجمن احمدیہ نے جلسہ کیا۔ جس کا افتتاح کرتے ہوئے جناب صدر محترم نے فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہر اس غلط فہمی کا ازالہ کریں۔ جو نسل انسانی کے لئے نقصان رساں ہو تا کہ ان لوگوں کی بھی خیر خواہی کر سکیں جنہوں نے غلطی سے کوئی بات کہی۔ یا عمداً غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی۔ کیونکہ یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہی ہیں۔ پس ان کو ان کی غلطی پر متنبہ کرنا اور ان کے خیالات کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور اسی کے لئے آج کا جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد جناب پنڈت عبد اللہ بن سلام صاحب شاستری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں نے سنا ہے یہاں کے ایک ہندو نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کرشن بھگوان کو احمدیوں نے اپنے ٹریکٹوں میں راجہ کرشن کہہ کر ان کی توہین کی ہے۔ ان کو مہاراجہ کرشن کہنا چاہیئے تھا۔ اس کے متعلق پہلے تو یہ گزارش ہے۔ کہ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت کرشن کا اوتار مانتے ہیں۔ تو کرشن جی مہاراج کی توہین کے کیونکر مرتکب ہو سکتے ہیں۔ پھر اگر "مہا" کا لفظ زائد نہ کرنے سے کرشن جی کی ہتک ہوتی ہے۔ تو کیا پرمیشور یا مہیشور کی بجائے محض ایشور کہنے سے خدا کی توہین نہیں ہوگی۔ حالانکہ گیتا۔ ینائے درشن اور نرکت وغیرہ میں زیادہ تر ایشور کا ہی لفظ مستعمل ہے۔ ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ کرشن جی کے ساتھ ایک غیر زبان کا لفظ قاضی کیوں استعمال کیا گیا ہے مگر اعتراض کرنے والوں نے یہ نہ سوچا۔ کہ غیر زبان کے وہ لوگ جو سنسکرت نہیں جانتے۔ اگر ان کے سامنے ان کی زبان میں الفاظ کا ترجمہ کر کے نہ پیش کیا جائے تو وہ کرشن جی کی خوبیاں کیوں کر معلوم کر سکیں در اصل قاضی کا لفظ جس کے معنی سنسکرت میں ینائے دھیش ہیں حضرت کرشن کے متعلق استعمال کر کے ان کی بہت بڑی خوبی کا اظہار کیا گیا ہے۔

مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ کہ ہندوؤں نے جو یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کو کرشن کا اوتار کہہ کر حضرت کرشن کی ہتک کی گئی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس طرح ان کو خدا کا پیارا اور محبوب قرار دیا جاتا ہے۔ در اصل ہتک کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے بعض نازیبا باتیں حضرت کرشن جی کی طرف منسوب کیں۔ ایسی نازیبا کہ جن کا ہم ذکر بھی نہیں کر سکتے۔ ہم تو انہیں ہر قسم کے اعتراضات سے پاک اور خدا کا بزرگ نبی مانتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو اس خدا کے پاک نبی کرشن جی کا اوتار تسلیم کرتے ہیں۔ ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ کرشن جی مہاراج تو گئو رکھشک تھے مگر مرزا صاحب گئو بھکشک۔ یہ اعتراض بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت کرشن مہاراج سے مماثلت ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ مہاشہ چموپتی جی نے جو کرشن کا جیون پوتر لکھا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۰۱ پر وہ جراسندھ کا ایک قول نقل کرتے ہیں۔ جس میں انہوں نے کرشن بھگوان کو گوگھن کہہ کر پکارا ہے یعنی گائیوں کو مارنے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ پیغام صلح لکھ کر اس میں یہ تجویز پیش فرمائی تھی کہ جس طرح ہم تمام مذاہب کے نبیوں اور اوتاروں کو مانتے اور ان کی عزت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندو بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کریں۔ اور عزت کے ساتھ آپ کو یاد کرنے کا عہد کریں۔ تو ہم گائے کا ذبح ہونا روک دیں گے۔ مگر ان لوگوں نے آپ کی اس تجویز کو قبول نہ کر کے ثابت کر دیا۔ کہ وہ لوگ خود ہی گئو بھکشک ہیں۔ پھر کہا گیا ہے کہ کرشن مہاراج کی آمد کا ابھی وقت ہی نہیں آیا۔ حالانکہ یہ صریحاً غلط ہے۔ کیونکہ آئے دن ہندو حضرت کرشن جی کو مخاطب کر کے پکارتے ہیں کہ اے کرشن بھگوان جلدی آؤ۔ اگر یہ وقت ان کے آنے کا نہیں تو ان کی آمد کے لئے اس قدر بے قراری کا اظہار کیوں کیا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ کرشن جی مہاراج نے تو آکر حکومت کا تختہ الٹ دینا تھا مگر مرزا صاحب نے حکومت کی تائید میں کتابیں لکھیں۔ حضرت کرشن کے متعلق یہ بھی غلط خیال ہے۔ ہندوؤں کی کتابوں میں تو یہ لکھا ہے۔ کہ جب جراسندھ نے ان کے ملک پر چڑھائی کی تو آپ دوارکا چلے گئے۔

مولوی عبد اللہ ناصر الدین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اپنی تقریر میں اتھرو وید کانڈ ۲۰ سے ثابت کیا کہ آنے والا کرشن ہندوؤں سے نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ویدوں سے ثابت کیا کہ آنے والے اوتار کے زمانہ کی ایک علامت یہ ہے کہ زلزلے آئینگے طاعون پڑے گی طرح طرح کی بیماریاں نازل ہونگی۔ جو اس اوتار کے انکار کا نتیجہ ہوں گی آنے والے کا نام احمد اور اس کا مقام قدون یعنی قادیان نام تک ثابت کیا۔

آخر میں گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر کی جس میں بتایا کہ قاضی کرشن تو سری گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۸ میں آنے والے کی علامت بتائی گئی ہے چنانچہ لکھا ہے۔ "کل کلو اقی شرع بیری قاضی کرشنا ہو" یعنی مذہبی لڑائیوں کا فیصلہ کرنے کے لئے کرشن جی مہاراج قاضی ہو کر آئیں گے جو شرع محمدی کے مطابق فیصلہ کریں گے پھر لکھا ہے۔ "رچے انس مہدی میر" یعنی آنے والا امام مہدی مرزا ہوگا۔ میر در اصل مرزا کا مخفف ہے۔ جیسا کہ جنم ساکھی میں ساکھی میر بابر میں مغل بادشاہ بابر کو گورو نانک دیوجی نے میر بابر کئی مرتبہ کہا ہے۔ غرض آنے والے مصلح کا وقت یہی ہے اور وہ آنے والے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

یہ خلاصہ ہے ان تقریروں کا جو اس جلسہ میں احمدی مقررین نے کیں۔ اور باوجود اس کے کہ ہندوؤں کے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف سخت دلآزار اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے۔ پورے ضبط کے ساتھ اپنی تقریروں کو علمی باتوں تک محدود رکھا۔ آخر میں شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے حسب ذیل ریزولیوشنز پیش کئے جو باتفاق آراء پاس ہوئے۔

(۱) لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا یہ اجتماع اس بدزبانی اور اشتعال انگیزی کے خلاف جو ایک مقامی ہندو دھرت رام نے کل کے جلسہ میں ہمارے مقدس پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پاکیزہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق کی شدید نفرت اور رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلاتا ہے

دارالشکر کمیٹی کے متعلق اعلان۔ دارالشکر کمیٹی کے نئے انتخاب کے مطابق منشی محمد دین صاحب ملتانی سیکرٹری اور جناب تایا ف صاحب مولوی فرزند علی صاحب پریذیڈنٹ ہیں۔ اسلئے اب جو خط و کتابت بھی اس کمیٹی کے متعلق ہو وہ ان صاحبان کی جائے اور

قادیان کے ہندو اور سکھ صاحبان کے نام

ایک مخلصانہ پیغام

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

اللہ تعالےٰ نے انسان میں یہ صفت رکھی ہے۔ کہ وُہ اپنے ارد گرد کی چیزوں کو غور کی نظر سے دیکھتا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ دُنیا میں اس وقت تک اس قدر ترقی ہُوئی۔ بہت سی مفید باتیں دریافت کی گئیں۔ کئی ایجادیں کی گئیں۔ اگر انسان اپنے ارد گرد کی چیزوں کو غور کی نظر سے نہ دیکھتا تو اس قدر ترقی نہ کرتا ؛

آپ لوگ بھی اپنے ارد گرد ایک تغیر دیکھ رہے ہیں۔ ایک نظارہ آپ کو نظر آرہا ہے۔ آپ کا یہ گاؤں ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ یہاں ایک شخص آپ کے اندر پیدا ہُوا۔ اس نے کہا کہ خدا تعالےٰ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ جس طرح وُہ پہلے زمانوں میں اپنے اوتاروں اور نبیوں سے کلام کرتا تھا جب وُہ بالکل تن تنہا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کہا ہے۔ کہ دُور دراز سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اور دور دراز سے تحائف تیرے پاس پہونچیں گے۔ اور اس کثرت سے لوگ آئیں گے۔ کہ قریب ہے کہ تو ان کی ملاقات کرتے کرتے تھک جائے۔ مگر تو مخلوق کے ہجوم کو دیکھ کر تھک نہ جانا۔ اور اُن سے خوش خلقی سے پیش آنا۔ پھر اس نے کہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے۔ کہ وُہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا تیری مدد کرے گا اور تجھے لوگوں میں شہرت دے گا۔ اور اس نے کہا۔ کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ یہ باتیں ان کتابوں میں چھپی ہوئی موجود ہیں۔ جو اس زمانہ میں شائع ہوئیں۔ جبکہ دُنیا میں اس کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ اب آپ لوگ خود گواہ ہیں۔ کہ اس کی یہ باتیں کس طرح پوری ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔

جب اس نے کہا۔ کہ خدا تعالےٰ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اور میں خدا تعالےٰ کا ایک اوتار ہوں۔ تو تمام دُنیا اس کی مخالف ہو گئی۔ اپنے اور بیگانے سب اس کے دُشمن ہو گئے۔ مگر خدا تعالےٰ نے اس کی امداد کی۔ اور دُنیا کی مخالفت کے باوجود لوگ آپ کے پاس آنے شروع ہو گئے۔ اس کے ماننے والوں کو لوگ اور رشتہ دار تکلیف دیتے تھے۔ اور دکھ دیتے تھے۔ مگر پھر بھی اُن کی تعداد بڑھتی گئی۔ اور آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ جس طرح اس نے کہا تھا۔ کہ دور دراز سے لوگ کثرت کے ساتھ تیرے پاس آئیں گے۔ اور قادیان میں مخلوقِ خدا کا ایک ہجوم ہو جائے گا۔ ایسا ہی ہُوا آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے اس کی باتوں کو پورا ہوتے ہُوئے دیکھ لیا اور پھر یہ سلسلہ اب بھی اسی طرح جاری ہے۔ اور روز بروز ترقی ہو رہی ہے اور جس طرح اس نے کہا تھا۔ دور دراز سے لوگ آتے ہیں۔ یہاں تک کہ غیر ملکوں سے بھی لوگ قادیان میں آرہے ہیں اور ہر سال اُن آنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ جو کچھ اس نے گمنامی کی حالت میں کہا تھا۔ وُہ آج پورا ہو رہا ہے۔ دُنیا نے ناخنوں تک زور لگایا۔ کہ اس کی یہ باتیں پوری نہ ہوں مگر خدا تعالےٰ نے اس کی باتوں کو پورا کر دیا۔ اور پورا کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کہا ہے کہ وُہ وقت قریب آگیا ہے۔ کہ میں تیری مدد کروں گا۔ اور تجھے دُنیا میں شہرت دوں گا۔ اور تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ آپ کی اس بات کو بھی آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے تھوڑے ہی عرصہ میں پورا ہوتے ہُوئے دیکھ لیا۔ اور حضرت مرزا صاحب کے دیکھنے والوں کی زندگیوں میں ہی آپ کی تبلیغ دُنیا کے کناروں تک پہونچ گئی ہے۔ اور آپ کے ماننے والوں کی جماعتیں دُنیا کے مختلف ملکوں میں قائم ہو چکی ہیں۔ امریکہ میں آپ کی جماعت موجود ہے۔ مشرقی اور مغربی افریقہ میں ہزاروں آدمی آپ کے ماننے والے موجود ہیں۔ سماٹرا اور جاوا میں آپ کی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ماریشس ہانگ کانگ۔ مصر۔ شام۔ ان سب ممالک میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اور میں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا والا الہام لفظ بلفظ پورا ہو چکا ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ ان سب باتوں کا پُورا کرنا حضرت مرزا صاحب کے اختیار میں نہیں تھا۔ خدا تعالےٰ نے ہی ان باتوں کو پُورا کیا ؛

اب آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ آپ بھی ان باتوں پر غور کریں۔ کہ کس طرح ایک تن تنہا انسان ایسی عظیم الشان خبریں گمنامی کی حالت میں دیتا ہے۔ دُنیا زور لگاتی ہے۔ کہ یہ باتیں پوری نہ ہوں۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان باتوں کو پُورا کر دیا۔ خدا تعالےٰ کے اوتاروں اور نبیوں کے سوا اور کہیں آپ اس کی نظیر نہیں پائیں گے۔ کہ ایک شخص قبل از وقت ایسی عظیم الشان ترقی کی خبر دے۔ اور وُہ خبر لفظ بہ لفظ پوری ہو جائے۔ پس حضرت مرزا صاحب کی ان باتوں کا پورا ہونا آپ کے سچا ہونے کا یقینی ثبوت ہے ؛

حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے مسئلہ پر غور کرنا اس لئے بھی آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ کی کتابوں میں بھی کرشن اوتار کے دوبارہ ظہور کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ نے بتایا۔ کہ آپ ہی کرشن اوتار کے مظہر ہیں۔ جس کی حضرت کرشن علیہ السلام نے خبر دی تھی ؛

پس میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ ایسا امر نہیں۔ جس کے متعلق آپ لاپرواہی اور بے توجہی سے کام لیں یہ ایک اہم سوال ہے۔ جس کا تعلق خود آپ کے مذہب سے ہے۔ اور آپ کا مذہبی فرض ہے۔ کہ آپ اس سوال پر سنجیدگی سے غور کریں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ جو نُور پرمیشور نے اس زمانہ میں اپنے پُرانے وعدوں کے مطابق خود آپ کی بستی میں بھیجا ہے۔ آپ اس سے محروم رہ جائیں ؛

آپ بھی دُعا کے قائل ہیں

پس آپ اپنے دماغوں کو ہر ایک قسم کے خیالات سے خالی کر کے اپنے خدا سے اپنے طریق پر دُعا کریں۔ کہ اے خدا۔ اگر واقعی کرشن اوتار کا ظہور ہو چکا ہے۔ تو ہمارے سینوں کو اس کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ اگر آپ سچی تڑپ سے لگاتار اس دُعا کو جاری رکھیں گے۔ اور اگر آپ کے دل میں واقعی سچائی کے قبول کرنے کی سچی تڑپ ہو گی۔ تو اللہ تعالےٰ آپ پر حق کھول دے گا ؛

حضرت مرزا صاحب کو یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ ایک وقت آتا ہے کہ ہندو قوم بھی آپ کی جماعت میں داخل ہو گی۔ اور **غلام احمد کی جے کا نعرہ** آریہ ورت کی سرزمین میں بھی سب طرف سے بلند ہو گا۔ پس ان کی یہ بات بھی ان کی دُوسری باتوں کی طرح اپنے وقت پر پوری ہو گی۔ مگر مبارک ہیں وُہ لوگ جو سبقت کر کے سب سے پہلے حق کو قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام راستبازوں کی فہرست میں سب سے اُوپر لکھا جائے گا۔ خدا تعالےٰ آپ کے سینوں کو اور آپ کے بھائیوں کے سینوں کو حق کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ آمین ثم آمین۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ

(۳۰ ماہ امان ۱۳۱۹ھش یوم التبلیغ)

ہجری شمسی تقویم پر مولوی محمد علی صاحب کا اعتراض

اس تقویم کی ضرورت پر طائرانہ نظر

تقویم شمسی ہجری کا اجرا ضرورت حقہ کے مطابق ہوا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالےٰ نے فضل عمر قرار دیا ہے تقویم شمسی ہجری کے ذریعہ حضور کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ایک اور شابہت حاصل ہو گئی ہے۔ غیر مبائعین کا اس پر تلملانا لازمی تھا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے "۱۴ ماہ تبلیغ کے الفضل" کا ذکر کرتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں کہا۔

"شائد بعض دوست ماہ تبلیغ کا نام سن کر حیران ہوں گے۔ یہ اس سنہ کے مہینے کا نام ہے جو قادیان میں "سنہ ہش" کے نام سے جاری کیا گیا ہے یعنی ہجری شمسی۔ جب نئی قسم کی خلافت قائم ہوئی تو سنہ بھی نئی قسم کا جاری ہونا چاہیئے"

(پیغام ۲۷ فروری ۱۹۴۰ء)

ہجری شمسی تقویم کی ضرورت کا سوال تو ایک معقول سوال ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کا انداز بیان بلاوجہ طعن آمیز ہے۔ مگر ہمیں ان سے اس سے بہتر انداز کی توقع بھی نہیں۔ قمری حساب عرب میں جاری تھا۔ مگر ہجری قمری حضرت عمرؓ نے جاری فرمایا تھا۔ کیا منکرین خلافت عمرؓ وہی الفاظ نہ کہتے تھے جو مولوی محمد علی صاحب نے کہے ہیں۔ درحقیقت یہ الفاظ کہہ کر مولوی صاحب نے اپنے اندرونی بغض کا اظہار کیا ہے۔ ورنہ ہجری شمسی سنہ کے ذریعہ مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو یہ خوبی بھی عیب نظر آ رہی ہے سچ ہے۔ ع

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبے است

اسلام کامل دین ہے اور قرآن مجید مکمل شریعت۔ عالمگیر شریعت کا حساب نہ صرف چاند پر منحصر ہو سکتا ہے نہ سورج پر بلکہ اسے قمری اور شمسی دونوں حسابوں کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ دراصل یہ امر تو اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے کہ اس نے اگر قمری حساب کو تسلیم کیا ہے تو شمسی حساب کو بھی مانا ہے۔ اسلامی عبادات کا ایک حصہ چاند کے حساب سے وابستہ ہے تو دوسرا حصہ سورج کے حساب سے۔ نماز کے اوقات سورج کے طلوع۔ زوال اور غروب سے وابستہ ہیں۔ روزوں کا بھی ایک حصہ سورج کے ساتھ تعلق ہے۔ اسلام کا یہ عمل بتا رہا ہے۔ کہ اس نے چاند اور سورج دونوں کے حساب کو درست قرار دیا ہے۔ خود خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ (۱) هو الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نوراً وقدره منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ما خلق الله ذالك الا بالحق یفصل الآیات لقوم یعلمون (یونس ۵)
(۲) وجعلنا اللیل والنهار آیتین فمحونا آیة اللیل وجعلنا آیة النهار مبصرة لتبتغوا فضلاً من ربكم ولتعلموا عدد السنین والحساب وكل شئ فصلناه تفصیلا (بنی اسرائیل ۲)
(۳) والشمس والقمر بحسبان (الرحمٰن ۵)
(۴) فالق الاصباح وجعل اللیل سكنا والشمس والقمر حسبانا ذالك تقدیر العزیز العلیم (الانعام ۹۶)

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے مختلف پیرایوں میں قمری اور شمسی حساب اور ان کے مفید نتائج کی طرف توجہ دلا کر ذات باری پر ایک دلیل قائم کی ہے۔ چوتھی آیت کے ذکر پر مولوی محمد علی صاحب نے خود لکھا ہے "سورج اور چاند کو حساب کے لئے کہہ کر بتا دیا۔ کہ کس طرح یہ سب عالم ایک نظام میں منسلک ہے۔ جس کے بنانے والی بڑی طاقت ورستی ہے۔"

(بیان القرآن صفحہ ۶۹۹)

الغرض قرآن مجید نے جس طرح قمری حساب کو تسلیم فرمایا ہے۔ اسی طرح شمسی حساب کو بھی تسلیم کیا ہے۔ بلکہ دونوں حسابوں کا جاننا ضروری قرار دیا ہے۔ اسے ذات حق پر ایک زبردست برہان بتایا ہے۔

ہجری شمسی سنہ کا اجرا قرآن مجید کی تعلیم کے عین مطابق اور اس کی آیات کا صحیح منشاء ہے۔ ہجری شمسی تقویم کے جاری کرنے سے ہجری قمری سنہ کا ابطال نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی تقویت ہوتی ہے۔ اس وقت حال یہ ہے کہ دنیا بھر میں شمسی سال جاری ہے۔ اور بعض جگہ اس کے ساتھ ساتھ قمری بھی۔ شمسی تقویم کی ایک طویل داستان ہے۔ مختلف قوموں اور مختلف ممالک میں اس تقویم کا آغاز کیونکر اور کن صورتوں میں ہوا۔ اور پھر اس میں کیا کیا تغیرات واقع ہوئے۔ یہ تفصیلی مضمون ہے۔ قمری تقویم کا بھی یہی حال ہے۔ عربوں کی "النسئ" سے اس تقویم میں بھی گڑبڑ پڑ گئی تھی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے حضرت عمر فاروق رضؓ کو کہ آپ نے بمشورۂ اصحاب ہجرت نبوی سے قمری سال شروع کر دیا اور اب تک جاری ہے۔ مگر اس قمری سال کے باوجود دنیائے اسلام کو شمسی سال کی بھی ضرورت رہی ہے۔ کیونکہ قمری سال کے مہینے موسموں کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی رمضان گرما میں ہوگا اور کبھی سرما میں آئے گا۔ فصلوں کے پکنے اور رعایا سے ٹیکس وخراج وصول کرنے کے لئے معین زمانہ شمسی سال سے ہی مقرر ہو سکتا ہے۔ مقدمات وغیرہ کی تاریخوں کے تعین میں بھی قمری حساب سے دقت ہے۔ رؤیت ہلال میں اختلاف ہونا جائز ہے۔ بلکہ بسا اوقات یہ اختلاف ہوتا رہتا ہے۔ یقینی تاریخ جس میں ایک آدھ دن کا آگا پیچھا نہ ہو سکے۔ وہ شمسی حساب سے ہی مقرر کی جا سکتی ہے غرض تمدنی اور ملکی ضرورتوں کا ایک معتدبہ حصہ تقویم شمسی کا مقتضی ہے۔ موجودہ وقت میں اکثر اسلامی حکومتیں اپنے دنیوی کاروبار میں عملاً شمسی سال کو استعمال کر رہی ہیں۔ مگر اتنا فرق ہے کہ انہوں نے یہ شمسی سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے شروع نہیں کیا۔ نہ ہی اس سال کے مہینوں کے نام حضور علیہ التحیۃ والسلام کے مبارک کارناموں کی بناء پر تجویز کئے ہیں۔ بلکہ ان حکومتوں میں سے اکثر بالعموم رومی تقویم کا اندھا دھند اتباع کر رہی ہیں۔ آج سے پہلے بھی پرانے مسلم بادشاہوں نے شمسی تقویم کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ بلکہ ایک دفعہ اسے تجویز بھی کیا گیا۔ جو کامیاب اور دیرپا ثابت نہ ہو سکا۔ مشہور مورخ ابوالریحان البیرونی نے اپنی کتاب "الآثار الباقیۃ عن القرون الخالیہ" میں اس امر پر مفصل بحث کی ہے۔

غرض ہجری شمسی تقویم ایک ضرورت حقہ کو پورا کرنے والی چیز ہے۔ اس کی آج بھی ضرورت ہے آئندہ بھی ضرورت رہے گی۔ جماعت احمدیہ کی تقویم میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مہینوں کے ناموں سے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فلاں اہم واقعہ گرمی کے موسم میں ہوا تھا یا سردی کے ایام میں۔ یہ امر شعبان رمضان وغیرہ مہینوں سے از خود ظاہر نہیں ہو سکتا۔ پس یہ تقویم علاوہ شمسی سال کے اظہار کے ایک مزید فائدہ دینے والی ہے۔ ان امور کی موجودگی میں کوئی شخص اس تقویم کے فائدہ کا انکار نہیں کر سکتا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہوگی وہ اس تقویم کے اجرا کے بعد قمری اور شمسی حساب کے لئے ہجری سن کو ضرور استعمال کرے گا۔ اور آہستہ آہستہ خدا نے چاہا تو یہ بات عالمگیر بن جائیگی اور شمسی حساب کے لئے رومیوں یا بکرمی وغیرہ کی بجائے محمدی سنہ کا استعمال ہوگا۔ چاند کا حساب بھی ہمارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوگا۔ اور سورج کا حساب بھی آپ کی ہجرت سے وابستہ ہوگا۔ کیونکہ آپ کی شان میں آ چکا ہے لولاك لما خلقت الافلاك۔ اللہ تعالےٰ اپنے برگزیدہ بندے سیدنا محمود ایدہ اللہ کو لمبی عمر اور برکتوں پر برکتیں بخشے۔ جس کے ہر کام میں اسلامی تمدن کے قیام کی روح کار فرما ہے۔ اور غیر مبائعین کو اس مقدس انسان کی شان کو شناخت کرنے کی

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام پیشوایان مذاہب کے متعلق شاندار جلسہ

مختلف مذاہب کے معززین کی تقریریں

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۲ مارچ کی شام کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں مسٹر جسٹس سکیمپ جج ہائی کورٹ لاہور کی صدارت میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ متعدد ہندو سکھ اور عیسائی حضرات بھی شامل ہوئے تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چودھری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء نے حضرت کرشن کی زندگی اور تعلیم پر اردو زبان میں بلیغ تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت کرشن اپنے والد اور والدہ کی طرف سے سورج اور چندر بنسی خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ آپ کی جلالی اور جمالی صفات کی طرف اشارہ تھا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے چودھری صاحب نے فرمایا۔ کہ میں حضرت کرشن کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس امر کا یقین نہیں کرتا کہ آپ کو رادھا سے دنیوی عشق تھا۔ ممکن ہے۔ ہندو روایات کے مطابق آپ کی محبت باللہ کو تصویری زبان میں رادھا کے عشق کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہو۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ اس عشق کے وقت آپ کی عمر ۱۲-۱۳ سال کی تھی۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ۱۲-۱۳ سال کا لڑکا نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو۔ اور پھر اس زمانے میں جب کہ لوگ بہت زیادہ محتاط تھے۔

آخر میں چودھری صاحب نے حضرت کرشن کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ نے فرمایا تھا۔ دنیا میں جب بدی کا دَور دورہ ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کا کوئی اوتار آتا ہے۔

چودھری صاحب کی تقریر کے بعد مسٹر ہومی جے رستم جی بار ایٹ لاء نے حضرت زرتشت کی تعلیم پر انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حضرت زرتشت نے جسمانی صفائی پر بہت زور دیا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج نے انگریزی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوانح حیات پر روشنی ڈالی۔ اور آپ کے معجزوں کا ذکر کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر مسٹر رام چند منچندہ بار ایٹ لاء نے اردو میں تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ میں اس دن کا منتظر ہوں۔ کہ جب مسلمان۔ ہندو اور عیسائی ایک دوسرے کے پیشواؤں کی برسی منائیں گے اگر یہ ہو تو ہندوستان میں امن ہو جائے

منچندہ صاحب کی تقریر کے بعد مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے انگریزی میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضور زندگی کے ہر شعبہ میں نمونہ ہیں۔ دل دماغ اور ہاتھ انسان کے وہ اعضاء ہیں۔ جن سے اس کی زندگی کے افعال ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہودیوں اور مسلمانوں میں انصاف آپ کے دماغ کی فوقیت کی دلیل ہے۔ آپ کے رحم و عفو کا جذبہ آپ کے دل کی خوبیوں کا اظہار کرتا ہے اور آپ کی جرأت آپ کے ہاتھ کی نیکیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ نیرؔ صاحب نے حضور کی زندگی کا وہ واقعہ بیان کیا۔ جب کہ مرض الموت میں حضور نے مسجد میں آکر فرمایا۔ کہ اگر کسی نے مجھ پر زیادتی کی ہے۔ تو میں معاف کرتا ہوں۔ اور اگر کسی پر میں نے زیادتی کی ہے۔ تو اس وقت بدلہ لے سکتا ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر کہا۔ کہ آپ نے ایک دفعہ مجھے کوڑا مارا تھا۔ آپ نے فرمایا کوڑا لاؤ۔ جب کوڑا لایا گیا۔ تو اس شخص نے کہا۔ جس وقت آپ نے مجھے کوڑا مارا تھا۔ میرا بدن ننگا تھا۔ آپ نے بخار کی حالت میں جسم مبارک ننگا کر دیا۔ اس شخص نے حضور کی پیٹھ پر بوسہ دیا۔ یہ ہے نمونہ آپ کے عدل و انصاف کا۔

نیرؔ صاحب کے بعد شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے اردو میں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت باباصاحب کو دنیا سے نفرت تھی۔ آپ کی دلیری کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ کو معلوم ہوا۔ کہ ایک خاص تقریب پر ہندو گوشت پکانا حرام سمجھتے ہیں۔ تو آپ نے عین گاؤں کے چوک میں مچھلی پکائی۔ اور مخالفت کی پروا نہ کی۔ شیخ صاحب نے حاضرین کو اتحاد و اتفاق کی تلقین کی۔

آخر میں صاحب صدر نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ تمام پیشوایان مذاہب میں ایک بات مشترک ہے۔ اور وہ یہ کہ سب مشرق میں پیدا ہوئے۔ مغرب میں کوئی پیشوائے مذہب مبعوث نہیں ہوا۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد مسٹر افتخار الحق خان صاحب بار ایٹ لاء سکرٹری جلسہ نے صاحب صدر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

خاکسار عبدالجلیل عشرتؔ

عشرۂ تجنید

جناب صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ کا ارادہ تھا۔ کہ سالِ نو شروع ہوتے ہی نئے ممبران کی بھرتی کے لئے خاص اہتمام کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے تمام مجالسِ مقامی و بیرون عشرۂ تجنید منائیں۔ یعنی دس دن لگاتار تجنید کا کام کیا جائے۔ مگر چونکہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اکثر اراکین طالب علم ہیں۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ عشرۂ تجنید امتحانات کے بعد کسی اور موقع کے لئے ملتوی کیا جائے۔ جس کی تعیین انشاء اللہ بعد میں کر دی جائے گی۔

گذشتہ سال دارالامان کی تمام مجالس نے اس طریق پر نئے ممبران کی بھرتی کے لئے اہتمام کیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ کامیابی ہوئی تھی۔ امسال مجالس بیرون میں بھی مزید تجنید کے لئے اسی طریق پر کام کیا جائے گا۔ تمام قائدین و زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں کے قابل بھرتی افراد کی فہرستیں جلد تر مکمل کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔

فہرستیں حسب ذیل تفصیل کے ساتھ موصول ہونی چاہئیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ پیشہ۔ تاریخ بیعت۔

فہرستیں تیار کرتے وقت اس امر کی خاص طور پر نگرانی فرمائیں کہ آپ کی جماعت میں سے کوئی فرد جو قابل بھرتی ہو۔ (پندرہ سے چالیس سال کی عمر تک) فہرست سے نہ رہ جائے۔

ایک گذشتہ اعلان میں تاکید کی گئی تھی۔ کہ تمام سیکرٹریان تجنید اپنی ہفتہ وار اور ماہوار رپورٹ اپنی مجلس کی اجتماعی رپورٹ کے ہمراہ مگر علیحدہ ورق پر تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔ مگر افسوس کہ بہت کم مجالس نے اس کی پابندی کی ہے۔ اس بارے میں پھر تاکید کی جاتی ہے

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نادہندگان چندہ کے جماعت سے اخراج کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بعض ایسے اشخاص کا معاملہ حضور کے پیش کئے جانے پر۔ جو چندہ کے تارک ہیں۔ اور باوجود کہ ان کو ہر طرح سے سمجھایا گیا۔ انہوں نے اپنی کوئی اصلاح نہیں کی۔ اور آخر جماعت مقامی نے ان کے اخراج از جماعت کی سفارش کی حضور نے ارشاد فرمایا۔

"ایسے کیسوں میں جماعت ہائے متعلقہ کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں تاکہ ان کو جماعت سے خارج کیا جائے"

نیز فرمایا "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کرا لیا جائے تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے اور ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا۔

اس لئے عہدہ داران مقامی کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے اشخاص ہوں۔ جو چندہ کے تارک ہوں۔ اور ان کی اصلاح۔ ہر چند سمجھانے کے باوجود نہ ہوئی ہو۔ اور جماعت مقامی کی رائے میں وہ جماعت سے خارج کئے جانے کے قابل ہوں۔ تو ان کا معاملہ معہ رپورٹ جماعت مقامی نظارت امور عامہ میں بھجوا دیا جائے۔ کیونکہ جب تک اخراج از جماعت کا فیصلہ نظارت مذکورہ کی طرف سے نہیں ہوگا۔ ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے جماعت مقامی پر قائم رہے گا۔

(ناظر بیت المال)

تقرر امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ

خانصاحب نعمت اللہ صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ چونکہ علاقہ سندھ سے تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس انجمن کے لئے میاں عبد اللہ خان صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء تک کے لئے امیر مقرر فرما دیا ہے۔ ان سے خط و کتابت کا پتہ یہ ہے علاقہ سندھ کی جماعتیں مطلع رہیں۔ "نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ فضل بھمبرو۔ ضلع تھرپارکر (سندھ)"

(ناظر اعلیٰ)

تقرر امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

بابو غلام رسول صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا کی تبدیلی کے بعد پر فیض احمد صاحب بطور قائم مقام امیر کام کر رہے تھے اب جماعت کے انتخاب پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ فروری ۱۹۴۰ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک حافظ عبد العلی صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے جماعت احمدیہ سرگودھا مطلع رہے۔ (ناظر اعلیٰ)

تن درستی اور طاقت جوانی
مارچ کے مہینے میں نصف قیمت پر مل سکتی ہیں
چند خاص رعائتیں
سب ادویات نصف قیمت پر
امرت دھارا فارمیسی میں
موجد امرت دھارا
اشوکری اور کرن جوانی
چمتکاری رسائن واجی کرن
کرن جوانی ایک ایسی بلند ہستی کی لگاتار بیس سال کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ جس نے اپنی قابلیت درجہ کے نسوے ہندوستان میں اپنا نام نمودہ کیا ہے ایک ایسا نام جو سب کے دلوں میں اعتماد پیدا کرتا ہے وہ بلند ہستی مشہور امرت دھارا کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ہیں۔
کرن جوانی کی تیاری میں کچھ ایسی جڑی بوٹیوں کے ست استعمال کئے گئے ہیں۔ جو قدرتی طور پر جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ہر عضو اور گلینڈ کو چستی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں سلاجیت۔ کشتہ فولاد وغیرہ بیش قیمت جواہرات کیمیاوی ڈھنگ سے ملائے گئے ہیں۔ اس میں کچھ اپنے چنے ہوئے آیورویدک کے مفردات بھی شامل ہیں۔ جو جسم کے کمزور ہوتے ہوئے اعضائے رئیسہ کی پرورش کرتے اور طاقت لاتے ہیں۔ ان کے ذریعے خون صاف ہوتا ہے۔ اور اس کے قدرتی اور کیمیاوی اجزاء کی کمی دور ہوتی ہے۔ صاف اور عمدہ خون سے ہی گلینڈ پرورش پاتے ہیں ان کی رطوبتوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ تمام جسمانی طاقتوں کو بڑھاتی ہے۔ اور قائم رکھتی ہے۔ بڑھاپا قبل از وقت بوڑھے یا کمزور اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں اور بچے معنوں میں مرد بنیں۔ دائمی نزلہ و زکام۔ درد کمر۔ درد جوڑ۔ کھانسی دمہ وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ۔ یکصد گولی چار روپے۔ درجہ اول ۴۰ گولی تین روپے۔ یکصد گولی بارہ روپے۔ یہاں قیمتیں پوری درج ہیں۔
بخدمت منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور
اس کوپن کو کاٹ کر اپنا نام اور پتہ صاف صاف لکھیے اور بذریعہ ڈاک ۳۱ مارچ کے اندر اندر بھیج دیجئے!
کرن جوانی
"امرت دھارا فارمیسی" - لاہور
امرت دھارا بلڈنگس — امرت دھارا روڈ — امرت دھارا پوسٹ آفس - لاہور
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ ۴ مارچ۔ جہانسی پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر یوپی نے اس امر کا انکشاف کیا کہ کانگرس اور حکومت کے درمیان مفاہمت کی تازہ کوشش کی جا رہی ہے اور وائسرائے اور گاندھی جی کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے۔

لنڈن ۴ مارچ۔ ہالینڈ کے ایک اخبار کا نامہ نگار مقیم برلن رقمطراز ہے کہ جنگ ختم کرنے کے لئے ہٹلر نے ایک پروگرام پیش کیا ہے۔ جس میں پانچ شرطیں شامل ہیں۔ (۱) بوہیمیا۔ موریویا اور پولینڈ پر جرمنی کا مستقل قبضہ تسلیم کیا جائے۔ (۲) برطانیہ سکنڈے نیویا کے ملکوں میں اثر و رسوخ حاصل کرنے کا ارادہ ترک کر دے (۳) مالٹا جبرالٹر اور سنگاپور سے برطانوی اڈے اٹھا لئے جائیں۔ (۴) مرکزی یورپ میں جرمنی اپنی قسمت کا مالک خود ہو۔ (۵) جرمنی کو اس کی نوآبادیاں واپس کی جائیں۔

کراچی ۴ مارچ۔ آج صبح سندھ اسمبلی کی متحدہ انڈی پنڈنٹ پارٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ جب اسمبلی میں ضمنی مطالبات زر پیش کئے جائیں تو حکومت کی حمایت کی جائے اس فیصلہ کو دیکھتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ متحدہ انڈی پنڈنٹ پارٹی اب اللہ بخش وزارت سے پھر تعاون شروع کرے گی۔ پارٹی نے نجلہ اس وزیر اپنی کو دوبارہ اپنا لیڈر منتخب کر لیا ہے۔

پشاور ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے خان عبدالغفار خان کی دعوت پر مرکز درخدائی خدمت گار لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ورکنگ کمیٹی کے تازہ ریزولیوشن کی روشنی میں ان کے آئندہ پروگرام پر غور کیا گیا۔

برلن ۴ مارچ۔ کل کسمبرگ کی سرحد پر بیلجیم کے جو جہاز گرا دیئے گئے تھے۔ ان کے متعلق جرمنی نے بیلجیم گورنمنٹ کا پروٹسٹ موصول ہونے پر فوری اظہار افسوس کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو بیان جاری کیا گیا ہے اس میں درج ہے کہ جرمن طیارے نے جو شمالی فرانس پر گشت کرنے کے بعد واپس آ رہا تھا غلطی سے بیلجیم کے جہازوں کو دشمن کا جہاز سمجھ لیا۔

بنوں ۴ مارچ گذشتہ ہفتہ وزیرستان میں کامل سکون رہا۔ البتہ اغوا کی ایک دو وارداتیں ہوئیں اور ڈ دمیل اور اسمعیل خیل کے درمیان قبائلیوں نے ایک پرائیویٹ لاری پر ڈاکہ بھی ڈالا۔ لیکن ڈ دمیل اور لیتبرکی درمیانی سڑک پر امن و امان رہا۔ قبائلی لشکر گمٹی سے نکل کر قرم گڑھی کے علاقہ میں چلا گیا تھا۔ اب وہاں سے جانی خیل میں سے ہوتا ہوا بکہ خیل وزیریوں کے علاقہ میں چلا گیا ہے۔

زیورچ ۲ مارچ بین الاقوامی ماہرین اقتصادیات نے اپنے مستند معلومات کی بنا پر دعویٰ کیا ہے کہ ہٹلر کی سالانہ آمدنی ۲ لاکھ پونڈ سے زیادہ ہے اس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ رائش کے پریذیڈنٹ کی حیثیت میں سالانہ تنخواہ ۲۵ ہزار پونڈ۔ چانسلر کی حیثیت میں ۳۳ ہزار پونڈ۔ پارٹی کے لیڈر کی حیثیت میں تنخواہ ۴۱ ہزار پونڈ۔ کتاب میری جدوجہد کی رائلٹی ۱۳۳۷۵۰ پونڈ۔ پبلشروں کے ذریعہ مزید آمدنی ۲۳۷۵۰ پونڈ ایک اخبار سے آمدنی ۱۴۳۰۰ پونڈ۔ گورنگ کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ پونڈ سے قدرے زیادہ ہے۔ گوئبلز اور نازی پارٹی کے دیگر سرکردہ لیڈروں کے بارے میں یہ راز قبل ازیں ظاہر ہو چکا ہے کہ انہوں نے غیر جانبدار ممالک کے بنکوں میں گرانقدر رقوم جمع کر رکھی ہیں۔

روم ۴ مارچ۔ اٹلی کی فسطائی جماعت نے آج افزائش نسل والی سکیم کی تیسری سالگرہ منائی۔ ایک لاکھ عورتیں اس اجتماع میں شریک تھیں۔ ان میں سے جو سات سات بچوں کی مائیں تھیں انہیں انعام اور تمغے دیئے گئے۔

برسلز ۴ مارچ۔ بیلجیم کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ جرمنی نے بیلجیم سے دس ہزار ریلوے ڈبے مستعار مانگے تھے لیکن حکومت بیلجیم نے یہ درخواست منظور کرنے سے معذوری کا اظہار کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی نے رومانیہ اور یوگوسلاویہ سے بھی ریلوے گاڑیوں کے ڈبے مانگے تھے۔ لیکن انہوں نے بھی انکار کر دیا ہے۔

کراچی ۴ مارچ۔ حکومت سندھ نے ضلع تھرپارکر کے قحط زدگان کی امداد کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

الہ آباد ۴ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے حصار اور بیکانیر کے قحط زدگان کی امداد کے لئے اپیل کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حصار میں قحط کچھ ایسی صورت اختیار کر گیا ہے۔ کہ صورت حالات کا مقابلہ مشکل ہو رہا ہے۔ بیکانیر میں متواتر کئی فصلیں تباہ ہوتی رہی ہیں اس لئے وہاں کے لوگوں کو بھی مصیبت کا سامنا ہے۔ کانگرس قحط کمیٹی حصار نے بیکانیر کے لوگوں کی امداد کی ہے۔ مگر دوسرے لوگوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئیے۔

کراچی ۴ مارچ۔ آج رات شہر کے ایک گنجان علاقہ رنچھوڑ لائن میں گولی چل گئی اور تین آدمی جن میں ایک عورت بھی تھی۔ کسی نامعلوم شخص کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ حملہ آور مفرور ہے۔

مدراس ۴ مارچ۔ مدراس گورنمنٹ نے ۴۱-۱۹۴۰ کا بجٹ تیار کر لیا ہے تخمینہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کو ۵۵ لاکھ ۴۸ ہزار روپے کی بچت ہوگی گورنمنٹ نے اس بجٹ میں امتناع شراب کی سکیم کو جاری رکھنے کی گنجائش رکھ لی ہے

پٹنہ ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ بہار گورنمنٹ کی نرخوں پر کنٹرول رکھنے والی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ۱۱ مارچ کو سکرٹریٹ میں منعقد ہو گا۔ یہ کمیٹی ۲۷ غیر سرکاری اصحاب پر مشتمل ہے۔

امرتسر ۴ مارچ۔ نیم فوجی جماعتوں پر پابندی کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کے حکم کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ خاکساروں میں اس کے متعلق دو پارٹیاں بن چکی ہیں ایک تو یوپی کی مثال پیش کر کے سول نافرمانی کرنے پر مصر ہے اور دوسری مسٹر جناح کے فیصلہ کا انتظار کرنے کا مشورہ دے رہی ہے

دہلی ۵ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ہندوستانی افواج کے متعلق سوالات پوچھے گئے۔ اجلاس تھوڑی دیر ہی رہا۔ جس میں سات سرکاری بل منظور کئے گئے۔

بمبئی ۵ مارچ۔ آج بھی بمبئی کے کپڑے کے کارخانوں کے مزدوروں کی ہڑتال جاری رہی۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ بعض اور کارخانوں کے تین ہزار مزدور بھی ہڑتالیوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ وہ بھی گرانی کا الاؤنس مانگتے ہیں

لنڈن ۵ مارچ۔ ہالینڈ کے ہوائی جہازوں پر جرمن ہوائی جہازوں کے حملے بڑھتے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہالینڈ میں سخت ناراضگی پیدا ہو رہی ہے برطانیہ نے آج تک کسی غیر جانبدار ملک کے جہازوں پر کوئی حملہ نہیں کیا۔

لنڈن ۵ مارچ۔ آج انگلینڈ کے مغربی ساحل کے قریب ایک برطانوی تجارتی جہاز کو جو ۶ ہزار ۷ سو ٹن کا تھا۔ دشمن نے ڈبو دیا۔ اس کے ۳۵ جہازیوں کو بچا لیا گیا۔ اس ہفتہ صرف یہی جہاز ڈبویا گیا ہے۔ یہ ہفتہ برطانوی بیڑے کی کارگزاری کے متعلق بہت کامیاب سمجھا گیا ہے۔ کہ اس نے تجارتی جہازوں کی بہت اچھی طرح حفاظت کی ہے۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے ۱۰۷۸۲ تجارتی جہازوں نے سفر کیا جن میں سے صرف ۲۵ ڈوبے۔

اوکاڑہ منڈی ۵ مارچ امریکن کپاس ۱۲ دیسی کپاس ۱۲ گڑ ۵ تورئیا ۵

لائل پور منڈی ۵ مارچ۔ امریکن کپاس ۱۲ دیسی کپاس ۱۲ گڑ ۵ تورئیا ۵

امرتسر منڈی ۵ مارچ۔ گندم ۵

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی